بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ — ربوہ — خاص نمبر ۱۷ — یوم اتوار

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۷ صفر ۱۳۸۸ھ — ۲۶ ہجرت ۱۳۴۷ ہش — ۲۶ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۱۶

## اخبار احمدیہ

○— ربوہ ۲۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ زکام سے بھی افاقہ ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○— ربوہ ۲۵ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے ٹانگ کے درد میں کوئی فرق نہیں اور ضعف کی تکلیف بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

○— ربوہ ۲۵ ہجرت۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے علالت طبع کے باوجود مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ المائدہ کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ فلاح دارین حاصل کرنے کے لئے ایک مسلمان کے واسطے تین بنیادی تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے پہلا تقاضا اِتَّقُوا اللّٰهَ ہے یعنی یہ کہ خوف الٰہی کے ماتحت انسان تقویٰ اختیار کرے۔ تمام گناہوں، برائیوں، بدعادات، بدخیالات، بدعملیات اور بد رسوم سے کنارہ کش رہے۔ دوسرا تقاضا اِبْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ہے یعنی محبت الٰہی کے تحت ان راہوں کو ڈھونڈے جو خدا کی طرف لے جانے والی ہیں۔ تیسرا تقاضا جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ ہے یعنی قدردانی اور شکرگزاری کے جذبہ کے تحت انسان قرب الٰہی کی راہوں پر پورے شوق کے ساتھ گامزن ہو اور اس طرح قرب الٰہی کی منزلیں طے کرتا چلا جائے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ہر آن اور ہر پل میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

## مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک ہر وقت اس کا دھیان خدا کی طرف لگا نہ رہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو۔ دنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ مگر اس غلطی کا عنقریب تم کو علم ہو جائے گا۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ کہ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سوچ کر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دلنشیں ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے۔ اور اس کے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کس قدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا سا پتھر آ لگے تو پھر نابینا ہو جاوے۔ پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ضرور بینا ہی رکھے گا۔ اور اسی پر سب قویٰ کا قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آ جاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۲۸۷ و ۲۸۸)

## انکم ٹیکس ادا کرنے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

حلیہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کو سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے زیر آرڈر 66(K) 60 نمبر S.R.O. مجریہ گزٹ آف پاکستان مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ء کی دفعہ 15/5 کے تحت انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جو احباب ۳۰ احسان رجون ۱۹۶۸ء سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کر دیں گے۔ ان کو اسی سال میں ہی ٹیکس کی رعایت مل جائے گی احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے وعدہ جات ۳۰ احسان سے قبل ادا فرما کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

# روحانی زندگی کے قیام کیلئے ضروری ہے کہ ہماری ہر نسل خلافت کے ذریعہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ سے وابستہ رکھے

## روحانی برکات کا انقطاع ایک موت ہے اس سے بچو اور خلافتِ احمدیہ کو قیامت تک قائم رکھو

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اہم ارشادات

فرمودہ ۲۵ جون ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۵ جون ۱۹۴۴ء کو بعد نماز عصر ایک تقریب کے موقعہ پر قادیان میں جو تقریر فرمائی تھی اس کے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

تشہد و تعوذ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

#### انسانی زندگی

بھی اللہ تعالےٰ نے عجیب بنائی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات کے سوا ساری ہی چیزیں اپنی جگہ پر ضروری بھی ہیں اور غیر ضروری بھی۔ جو خالصۃً ضروری چیز ہے وہ اللہ تعالےٰ کی ہی ذات ہے۔ ہر چیز اپنے وقت میں اور اپنے ماحول میں ضروری نظر آتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ایک مرکز ہے دنیا کا جس کے گرد ساری دنیا چکر لگا رہی ہے۔ مگر باوجود اس کے پھر ایک وقت پر وہ چیز جاتی رہتی ہے۔ ایک اثر اور ایک نشان تو وہ ایک عرصہ کے لئے چھوڑ جاتی ہے لیکن دنیا پھر بھی جاری ہی رہتی ہے۔ پھر نئے وجود دنیا میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے متعلق لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید ان کے بغیر اب دنیا نہیں چل سکتی۔ پھر وہ مٹ جاتے ہیں اور کچھ دیر کے لئے وہ اپنا اثر اور نشان چھوڑ جاتے ہیں مگر پھر خدا کی طرف سے اس وقت کے ماحول کے ساتھ لوگوں کو ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ خیال کرتے ہیں کہ اب یہ نئے وجود نہایت ضروری ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے

#### حضرت آدم علیہ السلام

کو دنیا میں پیدا کیا۔ اس وقت ابھی دنیا کی ابتدا تھی۔ ابھی لوگوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالےٰ کیسی کیسی مخلوق دنیا میں بھجوانے والا ہے۔ خدا کا تازہ کلام اور ان معنوں میں تازہ کلام کہ اس شکل میں اس سے پہلے نازل نہیں ہوا تھا آدم پر اترا اور لوگوں کے لئے ابھی ایمانیات سے باہر اور کوئی دلیل ایسی نہ تھی جس کی بناء پر وہ سمجھتے کہ یہ کلام پھر بھی دنیا میں اترے گا اور انسان اپنے تجربہ کا غلام ہوتا ہے جس وقت آدم کے ساتھی یہ خیال کرتے ہوں گے کہ آدم بھی ایک دن اس دنیا سے گزر جائے گا وہ وقت اُن کے لئے کیسا تکلیف دہ ہوتا ہوگا۔ ان کے لئے

#### کوئی مثال موجود نہ تھی

کہ آدم کا قائم مقام کوئی اور آدمی بھی ہو سکتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے سارے فضلوں کو آدم میں ہی مرکوز دیکھتے تھے اور آدم سے بڑھ کر کسی اور وجود میں ان فضلوں کا مشاہدہ کرنا ان کے نزدیک خام خیالی تھی۔ کیونکہ اور کوئی انسان انہوں نے نہیں دیکھا تھا جو آدمؑ سے بڑھ کر ہوتا۔ غرض آدمؑ جس کی تعلیم کا نشان سوائے قرآن کے اور کہیں نہیں ملتا۔ آدم جس کی تربیت کا نشان دنیا کی کسی تاریخ سے مہیا نہیں ہوتا وہ ان لوگوں کے لئے اپنے زمانہ کے لحاظ سے ایسا ہی ضروری تھا جیسے حیات کے قیام کے لئے ہوا اور پانی ضروری ہوتا ہے۔ وہ آدم کو اپنی روحانی حیات کے قیام کا ذریعہ سمجھتے تھے اور روحانی حیات کو آدم کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ مگر ایک دن آیا جب خدا کی قدرت نے آدم کو اٹھا لیا۔ آدم کے مومنوں پر

#### وہ کیسا تکلیف کا دن ہوگا

وہ کس طرح تاریکی اور خلا اپنے اندر محسوس کرتے ہوں گے۔ مگر وہ نسل گزری اور نسل کی نسل گزری اور اس طرح کئی نسلیں گزرتی چلی گئیں اور آدم کی قیمت ان کے دلوں سے کم ہوگئی۔ یہاں تک کہ وہ اس وجود کو بھی بھول گئے جس کی وجہ سے اس کی قدر و قیمت تھی۔ یعنی انہوں نے خدا تعالےٰ کو بھی بھلا دیا اس سے قطع تعلق کر لیا اور ان کی ساری کوششیں دنیا میں ہی محدود ہو گئیں۔ تب خدا نے نوحؑ کو دنیا میں بھیجا یا کم سے کم ہمارے لئے جس شخص کے ذکر کی ضرورت سمجھی گئی ہے وہ نوحؑ ہی ہے۔ درمیان میں بعض اور وجود بھی آئے ہوں گے مگر وہ اہم وجود جس کا قرآن نے ذکر کیا نوحؑ ہی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ میں جو لوگ اس پر ایمان لائے کس طرح انہیں محسوس ہوتا ہوگا کہ وہ تاریکی سے نکل کر نور کی طرف آ گئے ہیں۔ وہ تنہائی کی زندگی کو چھوڑ کر ایک نبی کی صحبت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

#### خدا تعالےٰ کا تازہ کلام

اور اس کی پُرمعرفت باتیں سُنکر ان کے اندر کیسی زندگی پیدا ہوتی ہوگی۔ کیسا یقین پیدا ہوتا ہوگا۔ کتنی خوشی ہوتی ہوگی کہ کس طرح انہوں نے یہ غلط خیال کر لیا تھا کہ خدا تعالیٰ کا کلام اور اس کا نور اَب دنیا میں نہیں آئے گا۔ وہ سوچتے ہوں گے کہ ہم کس طرح دنیا میں مشغول تھے کہ خدا کا ہاتھ پھر ہماری طرف لمبا ہوُا اور اس نے ہمیں تاریک گڑھوں سے نکال کر معرفت کی روشنی میں کھڑا کر دیا۔ لیکن اس زمانہ کے لوگ بھی یہ خیال کرتے ہوں گے کہ نوحؑ جیسی نعمت کے بعد اور کیا نعمت ہوگی۔ کونسی برکت ہوگی جو اس کے بعد بھی آئے گی۔ وہ خیال کرتے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کی آخری نعمت ہم کو حاصل ہوگئی اب ہماری زندگیاں خوشی کی زندگیاں ہیں۔ اب ہم علیحدگی اور تنہائی کی بدمزگیوں سے بچ گئے۔ اب

## خدا ہمارے ساتھ ہے

اور ہم خدا کے ساتھ ہیں۔ لیکن پھر ایک زمانہ آیا جب خدا کی حکمتِ کاملہ نے نوحؑ کو اُٹھا لیا۔ اس وقت نوحؑ کے ماننے والوں کی جو کیفیت ہوگی اسے ہم تو سمجھ سکتے ہیں جنہیں ایک مامور کی جماعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوُا مگر دوسرے لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ کس طرح چمکتا ہوُا سورج ان کے لئے تاریک ہوگیا ہوگا۔ کس طرح نور والا چاند ان کے لئے اندھیرا ہوگیا ہوگا۔ کس طرح اللہ تعالیٰ کا روشن چہرہ جو ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا تھا انہیں دھندلکے میں چھپا ہوُا دکھائی دینے لگا ہوگا۔ اور کس طرح وہ یہ خیال کرتے ہوئے ہونگے کہ دُنیا اب ہلاکت کے گڑھے میں گِر گئی۔ لیکن ابھی نوحؑ کا پیدا کردہ ایمان لوگوں کے دلوں میں موجود تھا۔ اس ایمان کی وجہ سے وہ خیال کرتے ہوں گے کہ جس طرح آدم کے بعد اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو کھڑا کر دیا اسی طرح شائد نوحؑ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کسی اَور کو کھڑا کرے پس وہ ایک ہلکی سی امید اپنے دل میں رکھتے ہوں گے گو یہ امید اپنے ساتھ ایسا غم رکھتی ہوگی۔ ایسا درد اور ایسا اضطراب رکھتی ہوگی جس کی مثال انبیاء کی جماعتوں کے باہر اَور کہیں نہیں مل سکتی۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل نے نہ معلوم کتنے عرصہ کے بعد کتنے تغیّرات کے بعد۔ کتنی چھوٹی چھوٹی روشنیوں کے بعد ابراہیمؑ کو پیدا کیا اور پھر وہی کیفیت جو نوحؑ کے زمانہ میں لوگوں پر گزری تھی ابراہیمؑ کے زمانہ میں دکھائی دینے لگی۔ اَب لوگوں کی دماغی ترقی کو دیکھ کر خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ پے درپے اپنے انبیاء لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے۔ چنانچہ ابراہیمؑ کے بعد اسحٰقؑ کو ایک ملک میں اور اسمٰعیلؑ کو دوسرے مُلک میں کھڑا کیا گیا۔ پھر یعقوبؑ آئے۔ پھر یوسفؑ آئے اور

## یہ سلسلہ چلتا چلا گیا

اور لوگ نورِ ہدایت سے منوّر ہوتے رہے مگر پھر ایک ایسا وقت آیا جب دُنیا تاریکی کے گڑھوں میں گِر گئی۔ گمراہی میں مبتلا ہوگئی۔ خدا تعالیٰ کے تازہ نشانوں سے محروم ہوگئی اور یہ دَورِ ضلالت جاری رہا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آیا اور انہوں نے بندوں کا خدا سے پھر ایک تازہ عہد باندھا۔ اس کے بعد پے درپے انبیاء لوگوں کی ہدایت کے لئے آتے رہے۔ داؤدؑ آئے۔ سلیمانؑ آئے۔ الیاسؑ آئے۔ یحیٰؑ آئے عیسیٰؑ آئے اور آخر میں ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔۔۔

98

## بات یہ ہے

کہ سارے ہی نبی اتنے پیارے ہوتے ہیں کہ ہر نبی کی اُمّت یہی سمجھ لیتی ہے کہ یہ نبی آخری نبی ہے۔ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہوگئے تو ان کی قوم نے کہا اَب یوسفؑ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا حقیقت یہ ہے کہ انبیاء خدا تعالیٰ کی مہربانی اور اس کی شفقت اور اس کی عنایت اور اس کی رأفت کا ایسا دلکش نمونہ ہوتے ہیں کہ ان کو دیکھنے کے بعد لوگ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے کہ ایسے وجود دُنیا پھر بھی پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود تو ایسا تھا جس کے متعلق یہ دعوٰے بھی موجود تھا کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کی شریعت آخری شریعت ہے۔۔۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کا خیال بھی صحابہؓ کے لئے ایک ایسا صدمہ تھا جس کو برداشت کرنا ان کی طاقت سے بالکل باہر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ جب

## رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم

فوت ہوگئے تو یہ بات صحابہؓ کے لئے اس قدر صدمہ کا موجب ہوئی کہ وہ لمبی تعلیم جو متواتر تیئیس سال تک خدا کا رسولؐ اُن کو دیتا رہا اُس کو بھی وہ بھول گئے۔ جس رسولؐ نے بڑے زور سے اُن پر یہ واضح کیا تھا کہ مرنے کے بعد انسان اس دنیا میں واپس نہیں آتا۔ جس رسولؐ نے بڑے زور سے یہ واضح کیا تھا کہ ہر انسان جو اس دُنیا میں آیا وہ ایک دن مرے گا اور جس رسولؐ کے کلام میں یہ بات موجود تھی کہ ایک دن وہ خود بھی مرنے والا ہے اس کی اُمّت کے ایک جلیل القدر فرزند نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو شخص کہے گا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں اس کی تلوار سے گردن اُڑا دی جائے گی۔ ہماری جماعت کے وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا زمانہ نہیں دیکھا شاید اس پر تعجب کرتے ہوں گے اور یہ واقعہ پڑھ کر اُن کو خیال آتا ہوگا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہؓ کو یہ خیال کیونکر پیدا ہوگیا کہ آپؐ فوت نہیں ہو سکتے مگر جب وہ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھیں گے تو اس بات کا سمجھنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں رہے گا کہ جن وجودوں سے شدید محبّت ہوتی ہے ان کی جدائی کا امکان بھی دل پر گراں گزرتا ہے اور جب وہ وقت آجاتا ہے جس کا تصوّر بھی انسان کو بے چین کر دیتا ہے تو عارضی طور پر انسان پر ایک سکتہ کی سی حالت طاری ہوجاتی ہے۔

کیا ہی سچے جذبات کا آئینہ ہے

## پرچے جلدی واپس بھجوا دیجئے

۲۴ ہجرت (مئی) کو اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ہوچکے ہیں۔ جملہ مجالس جوابی پرچے مع ریکارڈ عملی حصہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ)

## حسّان کا وہ شعر

جو انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا جب آپؐ کی وفات ان پر ثابت ہو گئی تو انہوں نے کہا ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي ۔ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ ۔ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ تو میری آنکھ کی پتلی تھے۔ آج آپؐ فوت ہوئے تو میری آنکھ بھی جاتی رہی۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس شعر کی عظمت اور اس کی خوبی کا اس امر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شعر کہنے والا آخری عمر میں نابینا ہو گیا تھا اور اندھے کی نظر پہلے ہی جا چکی ہوتی ہے۔ پس اس کے یہ کہنے کا کہ آپؐ

### میری آنکھ کی پتلی

تھے آپؐ کی وفات سے مَیں اندھا ہو گیا مطلب یہ تھا کہ باوجود اس کے کہ مَیں اندھا تھا آپؐ کی موجودگی میں مجھے اپنا اندھا پن بُرا معلوم نہیں ہوتا تھا۔ بے شک مَیں نے اپنی جسمانی آنکھیں کھو دی تھیں مگر مَیں خوش تھا مَیں شادان تھا۔ مَیں فرحاں تھا۔ کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ میری روحانی آنکھیں موجود ہیں مجھے پتلی حاصل ہے جس کے ساتھ مَیں اپنے خدا کو دیکھ سکتا ہوں۔ اگر میری جسمانی آنکھیں نہیں ہیں اگر مَیں لوٹے اور گلاس کو نہیں دیکھ سکتا تو کیا ہوا مجھے وہ پتلی تو ملی ہوئی ہے جس سے مَیں اپنے پیدا کرنے والے خدا کو دیکھ سکتا ہوں۔ بھلا لوٹے اور گلاس اور رنگ کو دیکھنے میں کیا مزہ ہے مزہ تو یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کو دیکھ سکے لیکن آج جب وہ پتلی مجھ سے لے لی گئی ہے۔ جب وہ عینک مجھ سے چھین لی گئی ہے تو

فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

اے لوگو تم مجھے پہلے اندھا کہا کرتے تھے لیکن حقیقتاً مَیں اندھا آج ہوا ہوں۔

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ

میری بیوی بھی ہے میرے بچے بھی ہیں میرے اور عزیز اور رشتہ دار بھی ہیں مگر اب

### مجھے کوئی پروا نہیں

کہ اُن میں سے کون مرجاتا ہے جو بھی مرتا ہے مر جائے اس کی موت میرے لئے اس نقصان کا موجب نہیں ہو سکتی جس نقصان کا موجب میرے لئے یہ موت ہوئی ہے۔

فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یا رسول اللہ مَیں تو اسی دن سے ڈرتا تھا کہ میری یہ بینائی کہیں چھین نہ لی جائے۔۔۔۔

> "جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دُنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت خطرناک وقت ہوتا ہے
> • مگر خدا کسی کے ذریعے اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔"
>
> حضرت مسیح موعود علیہ السلام (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

(اِس زمانہ میں اسلام کی ترقی کے لئے)

### اللہ تعالےٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔۔۔ جن لوگوں کی آنکھیں کھلی تھیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپؑ پر ایمان لائے اور انہوں نے یوں محسوس کیا جیسے ایک کھویا ہوا بچہ اپنی ماں کی گود میں بیٹھ جاتا ہے۔

### انہوں نے دیکھا

کہ وہ لوگ جو صدیوں سے خدا سے دُور جا چکے تھے اس شخص کے ذریعہ خدا کی گود میں جا بیٹھے ہیں۔ اُن کی خوشیوں کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا انکی فرحت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔۔۔ انہوں نے یہ خیال کرنا شروع کر دیا کہ اتنے صدموں کے بعد اب کوئی اور صدمہ انہیں پیش نہیں آئے گا چنانچہ ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتا تھا اِلّا ماشاء اللہ جس کا ایمان ابھی اپنے کمال کو نہیں پہنچا تھا۔ یہ تو نہیں سمجھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت نہیں ہوں گے مگر ہر شخص یہ ضرور سمجھتا تھا کہ کم سے کم میری موت کے بعد

### حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی وفات

ہوگی۔ مگر ایک دن آیا کہ ہر شخص جو یہ سمجھ رہا تھا کہ میری موت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوں گے اس نے دیکھا کہ وہ تو زندہ تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اٹھا لیا۔ وہ وقت پھر ان لوگوں کے لئے جو سچے مومن تھے نہایت مصیبت کا وقت تھا اور یہ صدمہ ایسا شدید تھا کہ جس کی چوٹ کو برداشت کرنا بظاہر وہ ناممکن خیال کرتے تھے لیکن خدا تعالےٰ کی طرف سے جو چیز آتی ہے اسے بہرحال لینا پڑتا ہے اور انسان کو نئی حالت کے تابع ہونا پڑتا ہے اس لئے

### حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نے فرمایا تھا کہ:۔

"اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیّت)

اللہ بہتر جانتا ہے کہ جماعت کی یہ حالت کب تک رہے گی۔ کب تک خدا کا نور ہمارے درمیان موجود رہے گا۔ کب تک ہم اپنے آپ کو اس نور سے وابستہ دیکھیں گے۔۔۔ مگر بہرحال یہ لمبا سلسلہ بتاتا ہے کہ کس طرح ایک کے

بعد ایک چیز آئی۔ لوگ جب پہلی چیز کو بھول جاتے ہیں تو خدا دوسری چیز کو بھیج دیتا ہے اور دنیا کی خوشی اور اس کی شادمانی کا سامان مہیا کر دیتا ہے لیکن

## ایک چیز ہے

جو شروع سے آخر تک ہمیں تمام سلسلہ میں نظر آتی ہے۔ آدمؑ آیا اور آدمؑ کے ساتھ خدا آیا۔ آدمؑ چلا گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ نوحؑ آیا اور نوحؑ کے ساتھ خدا آیا۔ نوحؑ چلا گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ ابراہیمؑ آیا اور ابراہیمؑ کے ساتھ خدا آیا ابراہیمؑ فوت ہو گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ اسی طرح اسمٰعیلؑ۔ اسحٰقؑ۔ یعقوبؑ۔ یوسفؑ۔ موسےٰؑ عیسےٰؑ اور آخری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے خدا ہر ایک کے ساتھ آیا اُن میں سے ہر وجود فوت ہو گیا لیکن ہمارا خدا زندہ رہا۔ زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ ہر شخص جو اس سے تعلق پیدا کر لیتا ہے وہ ہمیشہ اپنی جڑیں اس زمین میں پائے گا جو خدا کی رحمت کے پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ اُس پودے کی طرح اپنے آپ کو نہیں پائے گا جس کی جڑیں اچھی زمین میں سے اکھیڑ کر ایک خراب اور ناقص زمین میں لگا دی جاتی ہیں۔ پس یاد رکھو جسمانی تناسل انسان کو موت اور فنا کی طرف لے جاتا ہے گو وہ انسان کے لئے خوشی کا بھی موجب ہوتا ہے۔ راحت کا بھی موجب ہوتا ہے مگر روحانی تناسل جس کے ذریعہ ایک پاک انسان دوسرے پاک انسان کو پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے دنیا سے رنج اور غم کو بالکل مٹا دیتا ہے کیونکہ اس تعلق کے لئے موت نہیں اس تعلق کے لئے فنا نہیں اور اگر بنی نوع انسان چاہیں تو وہ اپنی زندگی کو دائمی زندگی بنا سکتے ہیں جس کا طریق یہی ہے کہ ہر نسل

قدرتِ ثانیہ کے مظاہر

کے ذریعہ اس طرح خدا تعالےٰ سے وابستہ رہے جس طرح پہلی نسل اس سے وابستہ رہی ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ کیونکہ روحانی تناسل کا انقطاع ایک موت ہے۔ لیکن جسمانی تناسل کا انقطاع صرف ایک عارضی صدمہ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ہماری جماعت کا کام ہے کہ وہ خلافتِ احمدیہ کو ایسی مضبوطی سے قائم رکھے کہ قیامت تک کوئی اس میں رخنہ اندازی کرنے کی جُرأت نہ کر سکے اور جماعت اپنی روحانیت اور اتحاد اور تنظیم کی برکت سے ساری دنیا کو اسلام کی آغوش میں لے آئے۔

(از الفضل ۲۴ ہجرت ۱۳۳۹ھش)

## دفترِ سوم کے بارے میں دو اہم تاریخیں

### ۳۱ ہجرت و ۱۵ احسان ۱۳۴۷ھ ہجری شمسی

۱۔ فیصلہ جات مشاورت کی تعمیل میں ۳۱ ہجرت (مطابق ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء) تک جملہ جماعتوں کی طرف سے مرکز میں ان افراد کی فہرست پہنچنی ضروری ہے جو تحریکِ جدید کے کسی مالی دفتر میں بھی شریک نہیں۔

۲۔ دفتر سوم کے وعدے مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ ۱۵ احسان (مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۸ء) ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

99

## نعمتِ خلافت

خلوص و شوق کی صدق و صفا کی بات کرو
ہماری بزم میں رُشد و ہُدیٰ کی بات کرو

نہ بُغض و حسد کی بخل و ریا کی بات کرو
سدا خلوص کی مہر و وفا کی بات کرو

غرور و کبر خدا کو کبھی پسند نہیں
ہمیشہ عجز و رضائے خدا کی بات کرو

سلام بھیجو رسولِ کریمؐ پر ہر دم
درود و نعتِ شہِ دوسرا کی بات کرو

تمہاری مشکلیں مشکلکشا کرے آساں
نماز و توبہ و صبر و دعا کی بات کرو

پڑھو قرآن کو صُبح و مسا تدبّر سے
اسی کتابِ ہدایت لوا کی بات کرو

خدا نے دے کے خلافت کی نعمتِ عُظمیٰ
جو کی ہے ہم پہ عطا اُس عطا کی بات کرو

اِسی نے قوم کو بخشا ہے اتحاد و سکوں
اِسی عنایتِ ربِّ عُلیٰ کی بات کرو

فلک رسا ہیں خلافت کی سب دعائیں شوقؔ
اُٹھو! حضور میں پہنچو!! دعا کی بات کرو

(عبد الحمید شوقؔ)

## ایک اُستانی کی ضرورت

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے جو پرائمری کلاسز میں مروّجہ مضامین کے علاوہ انگلش بھی پڑھا سکے۔ میٹرک جے۔ اے۔ وی یا اس نوعیت کے سکولوں میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ ایم۔ اے صدر لجنہ مرکزیہ کے نام آنی چاہئیں۔

(ہیڈ مسٹریس)

# خلافت کا بابرکت نظام

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

قرآن شریف کی تعلیم اور سلسلہ رسالت کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی رسول اور نبی کو بھیجتا ہے تو اس سے اس کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ ایک آدمی دنیا میں آئے اور ایک آواز دیکر واپس چلا جاوے۔ بلکہ ہر نبی اور رسول کے وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرے۔ جس کے لئے ظاہری اسباب کے ماتحت ایک لمبے نظام اور مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ ایک آدمی کی عمر بہرحال محدود ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور اس تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کے لئے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں کو یکے بعد دیگرے اس کے جانشین بنا کر اس کے کام کی تکمیل فرماتا ہے۔ یہ جانشین اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ خلیفہ کے معنے پیچھے آنے والے اور دوسرے کی جگہ قائم مقام بننے والے کے ہیں۔ یہ سلسلہ خلافت قدیم زمانہ سے ہر نبی کے بعد ہوتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ کے بعد یوشع خلیفہ ہوئے اور حضرت عیسےٰؑ کے بعد پطرس خلیفہ ہوئے اور آنحضرت صلعم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے بلکہ آنحضرت صلعم کے بعد یہ سلسلہ خلافت تمام سابقہ نبیوں کی نسبت زیادہ شان اور زیادہ آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس نظام خلافت میں نبی کے کام کی تکمیل کے علاوہ ایک حکمت یہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ کہ تا جو دھکا نبی کی وفات کے وقت نبی کی نئی نئی جماعت کو لگتا ہے جو ایک ہولناک زلزلہ سے کم نہیں ہوتا۔ اس میں جماعت کو سنبھالنے کا انتظام رہے۔ پس ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی خدا کی یہ قدیم سنت پوری ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ ..... وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے زمین کو پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ اور وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ..... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے ..... ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے ..... غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبی کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے ..... خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا ...... ایسا ہی حضرت موسےٰ کے وقت میں ہوا ..... ایسا ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا ..... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے ..... سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

خلفاء کے تقرر اور ان کے مقام کے متعلق اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خلافت کا منصب کسی صورت میں بھی ورثہ میں نہیں آ سکتا بلکہ یہ ایک مقدس امانت ہے جو مومنوں کے انتخاب کے ذریعہ جماعت کے قابل ترین شخص کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور چونکہ نبی کی جانشینی کا مقام ایک نہایت اہم اور نازک مقام ہے اس لئے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے۔ مگر اس معاملہ میں خدا تعالیٰ خود آسمان سے نگرانی فرماتا ہے اور اپنے تصرف خاص سے لوگوں کی رائے کو ایسے راستہ پر ڈال دیتا ہے جو اس کے منشاء کے مطابق ہو۔ اس طرح گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے عمل میں آتا ہے۔ مگر دراصل اس انتخاب میں خدا کی مخفی تقدیر کام کرتی ہے۔ اور اسی لئے خدا نے خلفاء کے تقرر کو خود اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ ہم خود بناتے ہیں۔ یہ ایک نہایت لطیف روحانی انتظام ہے۔ جسے شاید دنیا کے لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ خلیفہ کا تقرر ایک طرف تو مومنوں کے انتخاب سے اور دوسری طرف خدا کی مرضی کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے اور خدائی تقدیر کی مخفی تاریں لوگوں کے دلوں کو پکڑ پکڑ کر منشور ایزدی کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ پھر جب ایک شخص خدائی تقدیر کے ماتحت خلیفہ منتخب ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق اسلام کا حکم یہ ہے کہ تمام مومن اس کی پوری پوری اطاعت کریں اور خود اس کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ وہ تمام اہم اور ضروری امور میں مومنوں کے مشورہ سے کام کرے اور گو وہ مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں۔ بلکہ اگر مناسب خیال کرے تو مشورہ کو رد کر کے اپنی رائے سے جس طرح چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ مگر بہرحال اسے مشورہ لینے اور لوگوں کی رائے کا علم حاصل کرنے کا ضرور حکم ہے۔

اسلام میں یہ نظام خلافت ایک نہایت عجیب و غریب بلکہ عدیم المثال نظام ہے۔ یہ نظام موجودالوقت سیاسیات کی اصطلاح میں نہ تو پوری طرح جمہوریت کے نظام کے مطابق ہے اور نہ ہی اسے موجودہ زمانہ کی ڈکٹیٹرشپ کے نظام سے تشبیہ دے سکتے ہیں بلکہ یہ نظام ان دونوں کے بین بین ایک علیحدہ قسم کا نظام ہے۔ جمہوریت کے نظام سے تو وہ اس لئے جدا ہے کہ جمہوریت میں صدر حکومت کا انتخاب میعادی ہوتا ہے مگر اسلام میں خلیفہ کا انتخاب میعادی نہیں بلکہ عمر بھر کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرے جمہوریت میں صدر حکومت بہت سی باتوں میں لوگوں کے مشورہ کا پابند ہوتا ہے۔ مگر اسلام میں خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم تو بے شک ہے۔ مگر وہ اس مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں بلکہ مصلحت عامہ کے ماتحت اسے رد کر کے دوسرا طریق اختیار کر سکتا ہے۔ دوسری طرف یہ نظام ڈکٹیٹرشپ سے بھی مختلف ہے کیونکہ اول تو ڈکٹیٹرشپ میں میعادی اور غیر میعادی کا سوال نہیں ہوتا۔ اور دونوں صورتیں ممکن ہوتی ہیں۔ دوسرے ڈکٹیٹر کو عموماً کلی اختیارات حاصل ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ حسب ضرورت پرانے قانون کو بدل کر نیا قانون جاری کر سکتا ہے۔ مگر نظام خلافت میں خلیفہ کے اختیارات بہرصورت شریعت اسلامی اور نبی متبوع کی ہدایات کی قیود کے اندر محدود ہیں۔ اسی طرح ڈکٹیٹر مشورہ لینے کا پابند نہیں مگر خلیفہ کو مشورہ لینے کا حکم ہے۔

الغرض خلافت کا نظام ایک نہایت ہی نادر اور عجیب نظام ہے۔ وہ حقیقی فرق جو خلافت کو دنیا کے جملہ نظاموں سے بالکل جدا اور ممتاز کر دیتا ہے۔ وہ اس کا دینی منصب ہے۔ خلیفہ ایک انتظامی افسر نہیں ہوتا بلکہ نبی کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے ایک روحانی مقام بھی حاصل ہوتا ہے۔ وہ نبی کی جماعت کی روحانی اور دینی تربیت کا نگران ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے اسے عملی نمونہ بننا پڑتا ہے۔ اور اس کی سنت سند قرار پاتی ہے۔ پس منصب خلافت کا یہ پہلو اسے دوسرے تمام نظاموں سے ممتاز کر دیتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

۱۵۵

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلیہ مبارک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اعلیٰ درجہ کے مردانہ حسن کے مالک تھے اور فی الجملہ آپ کی شکل ایسی وجیہ اور دلکش تھی کہ دیکھنے والا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا ایک دفعہ مردان کا ایک شخص قادیان آیا یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سخت ترین دشمن تھا اور اسی نے قادیان آکر اپنی رہائش کیلئے مکان بھی احمدیہ محلہ سے باہر لیا۔ ایک احمدی دوست نے اسے کہا کہ تم نے حضرت مسیح موعودؑ کو تو دیکھنا پسند نہیں کیا مگر ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔ وہ اس بات کے لئے رضامند ہوگیا مگر یہ شرط کی کہ مجھے ایسے وقت میں مسجد دکھاؤ کہ جب مرزا صاحب مسجد میں نہ ہوں۔ چنانچہ یہ صاحب اسے ایسے وقت میں قادیان کی مسجد مبارک دکھانے کے لئے لے گئے کہ جب نماز کا وقت نہیں تھا اور مسجد خالی تھی مگر قدرت خدا کا یہ کرنا ہوا کہ ادھر یہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور ادھر حضرت مسیح موعود کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے تعلق میں اچانک مسجد میں تشریف لے آئے جب اس شخص کی نظر حضرت مسیح موعودؑ پر پڑی تو وہ حضور کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی بے تاب ہوکر حضور کے قدموں میں آگرا اور اسی وقت آپ کی بیعت کر لی۔

آپ کا چہرہ کتابی تھا اور رنگ سفیدی مائل گندمی تھا اور خط وخال نہایت متناسب تھے سر کے بال بہت ملائم اور سیدھے تھے مگر بالوں کے آخری حصہ میں کسی قدر خوبصورت خم پڑتا تھا داڑھی گھنی دار تھی مگر رخسار بالوں سے پاک تھے قد درمیانہ تھا اور جسم خوب سڈول اور متناسب تھا اور ہاتھ پاؤں بھرے بھرے اور ہڈی فراخ اور مضبوط تھی۔

چلنے میں قدم بہت تیزی سے اٹھتا تھا۔ مگر یہ تیزی ناگوار نہیں معلوم ہوتی تھی زبان بہت صاف تھی مگر کسی لفظ میں کبھی کبھی خفیف سی لکنت پائی جاتی تھی صرف ایک چوکس آدمی ہی محسوس کر سکتا تھا پچھتر سال کی عمر پائی مگر کمر میں خم نہیں آیا اور نہ ہی رفتار میں فرق پڑا دور کی نظر ابتدا سے کمزور تھی مگر پڑھنے کی نظر آخر تک اچھی رہی اور یوم وصال تک تصنیف کے کام میں مصروف رہے کہتے ہیں ابتدا میں جسم زیادہ ہلکا تھا مگر آخر عمر میں کسی قدر بھاری ہوگیا تھا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے یا یونہی بلا ضرورت اِدھر اُدھر نظر اٹھانے کی عادت بالکل نہیں تھی بلکہ اکثر اوقات آنکھیں نیم بند اور نیچے کی طرف جھکی رہتی تھیں گفتگو کا انداز یوں تھا کہ ابتدا میں آہستہ آہستہ کلام شروع فرماتے تھے مگر پھر حسب حالات اور حسب تقاضائے وقت آواز بلند ہوتی جاتی تھی چہرہ کی جلد نرم تھی اور جذبات کا اثر فوراً ظاہر ہونے لگتا تھا لباس ہمیشہ پرانی ہندوستانی وضع کا پہنتے تھے یعنی عموماً بند گلے کا کوٹ یا جبہ دیسی کاٹ کا کرتہ یا قمیص اور معروف شرعی ساخت کا پاجامہ جو آخری عمر میں عموماً گرم ہوتا تھا جوتا ہمیشہ دیسی پہنا کرتے تھے اور ہاتھ میں عصا رکھنے کی عادت تھی سر پر اکثر سفید ململ کی پگڑی باندھتے تھے جس کے نیچے عموماً نرم قسم کی رومی ٹوپی ہوتی تھی۔ کھانے میں نہایت درجہ سادہ مزاج تھے اور کسی چیز سے شغف نہیں تھا بلکہ جو چیز بھی میسر آتی تھی بے تکلف تناول فرماتے تھے اور عموماً سادہ غذا کو پسند فرماتے تھے غذا بہت کم تھی اور جسم اسبات کا عادی تھا کہ ہر قسم کی مشقت برداشت کر سکے۔

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے**

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق و شمائل

(رقم فرمودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اخلاق میں کامل تھے یعنی آپ نہایت رؤف رحیم تھے سخی تھے مہمان نواز تھے۔ اشجع الناس تھے ابتلاؤں کے وقت جب لوگوں کے دل بیٹھے جاتے تھے۔ آپ شیر نر کی طرح آگے بڑھتے تھے۔ عفو۔ چشم پوشی۔ فیاضی۔ دیانت۔ خاکساری۔ صبر۔ شکر استغنا۔ حیا۔ غض بصر۔ عفت۔ محنت۔ قناعت وفاداری بے تکلفی۔ سادگی شفقت۔ ادب الٰہی۔ ادب رسول و بزرگان دین۔ حلم۔ میانہ روی۔ ادائیگی حقوق ایفائے عہد۔ چستی۔ ہمدردی۔ اشاعت دین۔ تربیت۔ حسن معاشرت۔ مال کی نگہداشت۔ وقار۔ طہارت زندہ دلی اور مزاح۔ رازداری۔ غیرت احسان۔ حفظ مراتب۔ حسن ظنی۔ ہمت۔ اولوالعزمی۔ خودداری۔ خوش روئی اور کشادہ پیشانی۔ کظم غیظ۔ کف ید و کف لسان۔ ایثار۔ معمور الاوقات ہونا انتظام۔ اشاعت علم و معرفت **خدا اور اس کے رسول کا عشق۔ کامل اتباع رسول۔ یہ مختصر آپ کے اخلاق و عادات تھے۔**

آپ میں ایک مقناطیسی جذب تھا۔ ایک عجیب کشش تھی رعب تھا برکت تھی۔ موانست تھی بات میں اثر تھا دعا میں قبولیت تھی خدام پروانہ وار حلقہ باندھ کر آپ کے پاس بیٹھتے تھے اور دلوں سے زنگ خود بخود دھلتا جاتا تھا۔۔۔۔۔

۔۔ غرض یہ کہ آپ نے اخلاق کا وہ پہلو دُنیا کے سامنے پیش کیا جو معجزانہ تھا سراپا حُسن تھے۔ سراسر احسان تھے۔ اور اگر کسی شخص کا مثیل آپ کو کہا جا سکتا ہے تو وہ صرف مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہے، صلی اللہ علیہ وسلم وبس

آپ کے اخلاق کے اس بیان کے وقت قریباً ہر خلق کے متعلق میں نے دیکھا کہ میں اس کی مثال بیان کر سکتا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں نے یونہی کہہ دیا ہے۔ میں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ۲۷ سال کا جوان تھا۔ مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر آپ سے زیادہ خلیق آپ سے زیادہ نیک آپ سے زیادہ بزرگ آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی ایک لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی اگر حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات سچی کہی تھی کہ "کَانَ خُلُقُہٗ الْقُرْآن" تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اسی طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ کَانَ خُلُقُہٗ حُبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اتِّبَاعِہٖ"۔

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

## دیہاتی مجالس ماہ ہجرت (مئی) میں ہفتہ وصولی منائیں

لائحہ عمل مرکزیہ کے مطابق دیہاتی مجالس ماہ ہجرت میں ۵/۲۵ سے ۵/۳۱ تک وصولی منائیں۔ اور کوشش کریں کہ پورے سال کا بجٹ اس ہفتہ میں وصول ہوجائے نیز اپنی مساعی سے آگاہ کرتے ہوئے وصول شدہ رقم مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

# مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ (بخاری)

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا۔

تشریح:-

یہ لطیف حدیث بڑے وسیع مفہوم پر مشتمل ہے۔ اس کے صاف اور سیدھے معنے تو یہ ہیں کہ سچا مومن ہمیشہ ہوشیار اور چوکس رہتا ہے اور اگر وہ کسی سوراخ کے اندر ہاتھ ڈالتا ہے (یعنی کسی شخص یا پارٹی یا قوم کے ساتھ اس کا واسطہ پڑتا ہے) اور اس سوراخ کے اندر سے کوئی بچھو اسے کاٹ لیتا ہے تو وہ دوسری دفعہ اس سوراخ میں سے نہیں کاٹا جاتا یعنی وہ ایک ہی تجربہ کے نتیجہ میں ہوشیار ہو کر مزید نقصان سے بچ جاتا ہے اور دوسرے فریق کو یہ موقع نہیں دیتا کہ وہ اسے دوبارہ ڈنک مارے۔ اس ارشاد کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گویا مسلمانوں کو غیر معمولی طور پر ہوشیار اور چوکس رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور سچے مومن کی یہ علامت بتائی ہے کہ وہ مومنانہ حسن ظنی کی وجہ سے ایک دفعہ نقصان اٹھا جائے تو اٹھا جائے مگر ایک ہی شخص سے یا ایک ہی معاملہ میں دوبارہ نقصان نہیں اٹھاتا اور ہر تلخ تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی پوزیشن کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا اور اپنی ترقی کے ایک دروازہ کے بعد دوسرا دروازہ کھولتا چلا جاتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد زندگی کے ہر شعبہ سے ایک جیسا تعلق رکھتا ہے مثلاً اگر کسی مسلمان کو کوئی تاجر ایک دفعہ دھوکہ دے تو یہ حدیث اس مسلمان کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھنا پھر دوسری دفعہ اس بد دیانت تاجر سے دھوکہ نہ کھانا اور اگر کوئی پیشہ ور کسی مسلمان کے ساتھ خیانت کے ساتھ پیش آئے تو یہ حدیث اس مسلمان کو بھی متنبہ کر رہی ہے کہ ایسے خیانت پیشہ شخص سے دوسری بار زک نہ اٹھانا اور اگر کوئی شخص دوست بن کر کسی مسلمان کو اپنے فریب کا شکار بنائے تو یہ حدیث اس مسلمان کو بیدار کر رہی ہے کہ پھر کبھی ایسے فریبی کے فریب میں نہ آنا۔ الغرض اس حدیث کا دائرہ بہت وسیع ہے بلکہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو گناہ نہ خیال کرتے ہوئے اس کا مرتکب ہوتا ہے یا گناہ تو خیال کرتا ہے مگر اس کے نقصان کی اہمیت کو نہیں سمجھتا اور صرف تجربہ کے بعد اس کی مضرت کو محسوس کرتا ہے تو یہ حدیث اس کے لئے بھی ایک شمع ہدایت کا کام دے رہی ہے کہ اب پھر اس چیز کے قریب نہ جانا ورنہ تم اس سوراخ سے دو دفعہ کاٹے جاؤ گے جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یہ لطیف حدیث ہر مسلمان کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دنیا میں چوکس ہو کر رہو اور ہر ٹھوکر کو اپنے قدموں کی مضبوطی کا موجب بناؤ۔ اور ہر لغزش کے بعد اس طرح سنبھل کے اٹھو کہ پھر کبھی لغزش نہ آئے اور اس کے بعد بڑھتے چلے جاؤ۔ اور آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔

٭

## امراء اضلاع سے ضروری گزارش

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر گریجویٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے مزید زیادہ مفید ہو سکتے ہیں نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔ بچے نیک اور ہونہار ہوں تا کہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

# حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر

یہاں رحمتِ ایزدی کی بہاروں کا جوبن نکھرتا چلا جا رہا ہے
دلِ ناصبور اضطرابِ محبت میں چشمِ تصور پہ اترا رہا ہے

نظر اِس پہ رکھتے ہیں شمس و قمر بھی فرشتوں کا پہرہ ہے اس خاکداں پر
چمکتی ہے تقدیر اس خطۂ ارض کی آج لاریب ہفت آسماں پر

فضا دل پہ طاری ہے روحِ لطافت تقدس کا ماحول مہکا ہوا ہے
مری آرزوئیں ہیں جنت بداماں مرا جوشِ احساس بہکا ہوا ہے

ترے لمحے لمحے کی یاد آ رہی ہے، تجھے آج بھی جلسے میں دیکھتا ہوں
اگر ناگوارِ طبیعت نہ ہو تو بصد شوق اک بات کہنے لگا ہوں

جلائی تھی جو تو نے شمعِ محبت مرے دل میں وہ آج ضو دے رہی ہے
تپش جذبۂ خدمتِ دینِ احمد ہر اک سمت بڑھ بڑھ کے لو دے رہی ہے

تری بات بات آج اک مشعلِ راہ بن کر دکھاتی ہے منزل کا جادہ
ترے علم کے بحرِ مواج سے شرق اور غرب کرتے ہیں آج استفادہ

تری اک نظر نے جو دی تھی جلا ہر پرستارِ وحدت کے ذوقِ نظر کو
اسی سے ملی زندگی اہلِ حق کو اسی نے جلایا ہے باطل کے گھر کو

ترے ہر فدائی نے دینِ محمد پہ دل اور جاں یوں نچھاور کئے ہیں
کہ بغض و عداوت کے تھے وار جتنے وہ سب اپنے دل اور جگر پہ لئے ہیں

نسیم اپنے پروردگارِ دو عالم سے اس لمحہ میں اک دعا مانگتا ہوں
ازل سے چمکتی ہوئی بجلیوں کی فقط اک کرن کی ضیاء مانگتا ہوں

(نسیم سیفی۔ ربوہ)

تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال اور دستے ریاح خارج نہ ہو
بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کیلئے نہایت مفید زود اثر اور کامیاب دوا قیمت فی شیشی دو روپیہ / ایک روپیہ
ناصر دواخانہ ربوہ

## فیصلہ جات شوریٰ ۱۹۶۸ء کی یاد دہانی

تحریک جدید کے ضمن میں شوریٰ کی وہ سفارشات جو حضور نے منظور فرمائی ہیں اور فیصلہ کا رنگ اختیار کر چکی ہیں وہ بغرض اطلاع و تعمیل عہدیداران جماعت درج ذیل کی جاتی ہیں

۱۔ جماعتیں ایسے کمانے والے افراد کی مکمل فہرستیں (معہ تفصیل آمد وغیرہ) جو تحریک جدید کے کسی دفتر میں شامل نہیں تیار کریں اور اس سال اسہر ہجرت (مئی) تک وکالت مال کو ارسال کریں۔ آئندہ ہر سال ایسی فہرستیں آخر فروری تک وکالت مال کو بھجوا دی جایا کریں۔

۲۔ ایسے افراد کو اجتماعی اور انفرادی طور پر عہدیداران جماعت تحریک کریں کہ حسب مقدرت دفتر سوم میں شامل ہوں اور وعدہ جات کی فہرست اس سال ۵ احسان (جون) تک وکالت مال کو ارسال کر دی جائے۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں فہرستوں کے جائزہ کے بعد وکالت مال بھی ایسے افراد کو جنہوں نے شمولیت کا وعدہ نہ کیا ہو۔ انفرادی طور پر دفتر سوم میں شمولیت کی تحریک کرے۔

۴۔ امراء و دیگر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ عہد کریں کہ وہ حتی المقدور کوشش کریں گے کہ ان کی جماعت کے دفتر سوم کے چندہ کی مقدار دفتر اول و دوم کے چندہ کی مجموعی مقدار کا کم از کم ۲۰ فی صدی ہو جائے۔

۵۔ بچوں اور مستورات کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ کا خصوصی تعاون حاصل کیا جائے۔

۶۔ اس طرح کسی علاقہ میں خاطر خواہ کامیابی نظر نہ آئے تو اس علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی درخواست پر یا وکالت مال خود اپنے طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس علاقہ کے دورہ کا انتظام کرے احباب کو اس مالی جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## ٹنڈر نوٹس

۱۵۱

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ مغربی پاکستان

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سر بمہر ٹنڈر مورخہ ۲۰-۶-۶۹ بوقت بارہ بجے دوپہر اُن ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سال رواں کی فیس جمع کروا دی ہوئی ہے۔ مطلوب ہیں۔ ٹنڈر مندرجہ بالا تاریخ اور وقت پر ٹنڈر دہندگان یا ان کے مقرر کردہ ایجنٹوں کے روبرو جو حاضر ہونا چاہیں کھولے جائیں گے۔

شرائط (۱) ٹنڈر بذریعہ تار یا ڈاک قبول نہیں کئے جاویں گے۔

(۲) زیر دستخطی کو ایک یا تمام ٹنڈر بغیر وجہ بتائے منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا

(۳) کاموں کی تفصیل دفتر ہذا سے کسی روز اوقات کار میں معلوم کی جا سکتی ہے

(۴) ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے مقررہ فیس جمع کروا کر حاصل کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

| نام کام | تخمینہ | زر ضمانت | میعاد |
| --- | --- | --- | --- |
| واٹر سپلائی ایکسٹینشن پراجیکٹ لائل پور فیز I پارٹ II تعمیر ری انفورسڈ سیمنٹ کنکریٹ اوور ہیڈ ٹینکی ایک لاکھ گیلن پانی کے لئے۔ | ۲۵۰۰۰۰/- | ۵۰۰۰/- | چھ ماہ |

نوٹ:۔ ٹینکی کا ڈیزائن اور ڈرائنگ وغیرہ ٹنڈر دہندگان کو مہیا کرنا ہوگا۔ جس کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جاوے گی۔

ایگزیکٹو انجینئر
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن لائل پور

(INF.(16) 692/68)

## مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ اس کے لئے امسال حسب ذیل عنوان تجویز کیا گیا ہے۔

"فلسطین حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ازروئے قرآن مجید"

یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

اول۔ دوم اور سوم آنیوالے خدام کو بالترتیب -/۲۵ روپے -/۲۰ اور -/۱۵ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر دئے جائیں گے

خدام کو اس علمی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لینا چاہیئے۔ شہری مجالس یہ کوشش کریں کہ ان کی مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ اس مقابلہ میں ضرور شریک ہو۔ مقالہ جات ۲۵ تبوک (ستمبر) ۱۹۶۹ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## ماہ نبوت (نومبر) ۱۹۶۵ء کا الفرقان مطلوب ہے

اگر کسی دوست کے پاس ماہ نبوت (نومبر ۱۹۶۵ء) کا رسالہ الفرقان موجود ہو اور وہ دے سکیں تو ایک جگہ تبلیغی اغراض سے اس کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

## تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ ہجرت ۱۳۴۸ ہش (۱۵ مئی ۱۹۶۹ء) تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسمائے گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے رہے پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مزید قربانیوں کی توفیق دیکر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## درخواست دعا

میری خالہ زاد بہن وحیدہ بیگم کو کافی دنوں سے ٹائیفائیڈ بخار ہے اور بڑی کمزور ہو گئی ہے۔ مخلصین جماعت سے صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناصرہ پروین دارالیمن ربوہ)

ہمدرد نسواں محبوب الطبرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس -/۲۰ روپے

## قارئین الفضل کیلئے ضروری اطلاع

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کاغذ اور اخباری صنعت کے دیگر سامان کی گرانی کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے روزنامہ الفضل کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا چنانچہ آئندہ روزنامہ الفضل کے چندہ کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| چندہ سالانہ | ۳۰ روپے | چندہ خطبہ نمبر | ۸ روپے |
| ″ ششماہی | ۱۶ روپے | (برائے ایک سال) | |
| ″ سہ ماہی | ۹ روپے | سالانہ چندہ بذریعہ بحری ڈاک | |
| ″ ایک ماہ | ۳٫۵ روپے | یورپی ممالک | ۵۰ روپے |
| ″ فی پرچہ | ۱۵ پیسے | اسلامی ممالک | ۴۰ روپے |

جیسا کہ قارئین کو علم ہے انہی وجوہ کی بناء پر دیگر ملکی اخبارات نے بہت عرصہ پیشتر ہی اپنی قیمتوں میں اضافہ کر چکے ہیں الفضل کی قیمت میں اضافہ کافی عرصہ انتظار کے بعد بامر مجبوری کیا گیا ہے امید ہے کہ احباب موجودہ گرانی کے پیش نظر آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرمائیں گے اور حسب سابق ادارہ ہذا سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

## ٹنڈر نوٹس

سٹیل شاپ پی ڈبلیو آر مغل پورہ کے مقام پر پڑے ہوئے سٹیل انگاٹس پی آر ایس سپے سی فیکیشن نمبر 55/۱۰ – ۳۶ ریلوے سے فروخت کرنے کے سربمہر ملفوف ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲- ٹنڈر صرف ٹنڈر فارم پر پیش کئے جائیں جو ناقابل واپسی قیمت ۱۰/- روپے فی سیٹ علاوہ ایک روپیہ ڈاک کا خرچ برائے بیرونجات از ۱۴/۵/۶۸ تا ۸/۶/۶۸ دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز کراچی کینٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳- ٹنڈر لازمی طور پر دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور میں زیادہ سے زیادہ بروز منگل ۱۱ جون ۱۹۶۸ء کے ۸ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں۔ ایسے ٹنڈر دہندگان جو اپنے ٹنڈر دستی دینا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ٹنڈر مقررہ وقت تک ٹنڈر بکس میں ڈال دیں جو کہ مقصد کے لئے ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز کے ہیڈکوارٹرز آفس کے باہر غلام گردش میں مہیا کیا گیا ہے اسی دن ۸½ بجے صبح کسی بھی ٹنڈر دہندہ کی موجودگی میں جو موجود ہونا پسند کرے گا کھول لئے جائیں گے۔ یہ پیش ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ سے قبولیت کے لئے چھ ہفتہ تک کھلی رہے گی۔

INF(L) 1405


## خوش حالی کیسے حاصل ہو؟

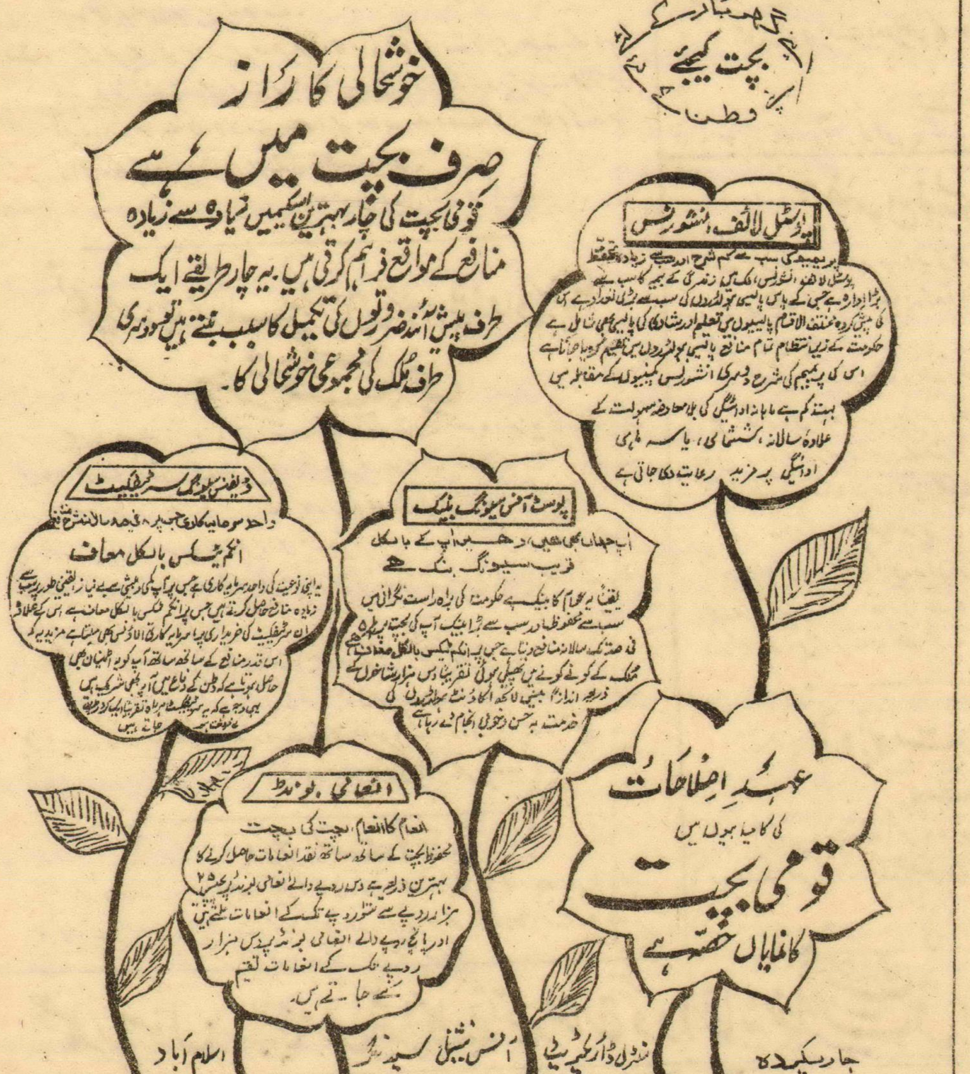


ORIENT. DFP/CDHS

نصاب کے ٹائٹل پیج جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ نصرت آرٹ پریس ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا ترجمان
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر جماعت دوستوں کو پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینیجر)


مشتہرین کرام سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
حب اٹھرا فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

## زدجام عشق

مشہور و معروف نسخہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترتیب دیا ہے اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج ہے۔
نیز طاقت کی بے نظیر اور بے مثل دوا ہے
مکمل کورس ایک ماہ ساٹھ گولیاں بیس ۲۰ روپے

## دوائی فضل الٰہی

نرینہ اولاد کیلئے

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس سولہ روپے

تیار کردہ:- دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

## سرمہ خورشید

۱۵۲

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ

یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی بصر ہے۔
نظر تیز کرتا اور عینک اتارتا ہے
خارش پانی ڈھلکا ککرے موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے
قیمت فی شیشی پچھتر پیسے صرف

## نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے بہترین سرمہ
خارش پانی بہنا، باہمنی۔ بانجنہ پھپھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج۔
متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جو ہر جو بچوں عورتوں اور مردوں سب کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بڑی ہمشیرہ اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل الرحمان صاحب سابق منیجر نور نگر فارم احمدان کی بچی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار راجہ نصیر احمد مربی سلسلہ احمدیہ)

۲۔ میرے ماموں عبد الرشید صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انڈسٹریز مغربی پاکستان دل کی تکلیف کیوجہ سے بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (اصغر علی گلوب نمبر ۱ کارپوریشن لاہور)

۳۔ طالبات جامعہ نصرت ربوہ یکم جون سے بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے کامیابی کی درخواست ہے۔ (امۃ الکریم رفعت بنت احمد حسین صاحب بیہ کاتب الفضل ربوہ)

۴۔ تمام احمدی بہن بھائی میری بچی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (والدہ نصرت جہاں راولپنڈی)

۵۔ خاکسار کے دوست احمد خاں زاہد ساکن گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا لیکن بیمار رہتا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الہادی ساجد سٹوڈنٹ جامعہ احمدیہ قمر آباد)

سرمہ نور والوں کا
## نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
## سرمہ نور رجسٹرڈ
اطبا، ڈاکٹروں، امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لیے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے

## طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج۔ مکمل کورس ۳۰ روپے

## اکسیر اٹھرا
نتیجے تمام ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس/۲۰ روپے

ادویہ ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

زیورات کے متعلق ہر قسم کی ضروریات کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں ★ پاک جیولرز گولبازار ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
## پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔
(مینیجر)

SYMBOL OF QUALITY

## ہر قسم کا سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے
مثلاً خاص کوالٹی
(۱) ساکٹ و سوئچ کمبائینڈ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین
(۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیئر تھری پن
(۳) ساکٹ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین
(۴) ساکٹ ۵ ایمپیئر ٹو پن پورسلین وغیرہ
شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ نمبر ۲

## الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

## لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر۔ فرشی دریاں۔ کھیس تولیے۔ چارخانہ کھدر اور پرچون مل سکتے ہیں۔
## وسیم اپہولسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار۔ لائلپور

## وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

| ٹائم ٹیبل | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سرگودھا تا لاہور | ۲-۳۰ | ۴-۳۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۱۵ | ۸-۰۰ | ۸-۴۵ | ۹-۳۰ | ۱۱-۱۵ | ۱۱-۱۰ | ۱۱-۳۰ | ۱۲-۱۵ بعد دوپہر | ۱-۰۰ | ۲-۳۰ | ۳-۱۵ | ۴-۱۵ | ۵-۰۰ |
| لاہور تا سرگودھا | ۳-۰۰ | ۴-۳۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۴۵ | ۸-۱۰ | ۸-۳۰ | ۹-۳۰ | ۱۱-۳۰ | ۱۲-۰۰ | ۱۲-۳۰ بعد دوپہر | ۱-۰۰ | ۲-۱۰ | ۲-۳۰ | ۴-۱۰ | ۵-۱۰ | ۵-۳۰ |
| لاہور تا گوجرانوالہ | ۴-۱۵ | ۹-۱۵ | [illegible] | ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے۔ | | | | | | | | | | | | | |
| گوجرانوالہ تا لاہور | ۴-۱۵ | ۹-۳۰ | ۵-۴۵ بعد دوپہر | آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں | | | | | | | | | | | | | |

(محمد علی ظفر برائے مینیجر)

تریاق اٹھرا ★ اٹھرا کے علاج کے لیے کورس پندرہ روپے ★ نور مظفر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے ★ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

# گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

### ۱۸ ہجرت تا ۲۴ ہجرت ۱۳۴۷ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پاؤں میں نقرس کی تکلیف اور شدید زکام کی وجہ سے ناساز رہی۔ اب اگرچہ طبیعت پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے تاہم خفیف سی تکلیف اب بھی ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں ضعف ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(۲) گزشتہ ہفتہ کے دوران بھی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹانگ میں شدید درد اور ضعف کی وجہ سے بہت زیادہ ناساز رہی علاج کے باوجود تاحال افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ ٹانگ میں درد کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہے اور ضعف بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آپ کا مقدس و بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے اور ہمیں آپ کے فیوض سے بہرہ ور رہنے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

(۳) محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ مطلع فرماتے ہیں کہ بعض احباب گمنام خط لکھتے ہیں جو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جس غرض کے لئے وہ لکھے جاتے ہیں وہ پوری نہیں ہوتی اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اپنا نام پتہ ضرور لکھا کریں۔ ورنہ ڈاک خرچ پر اپنا مال ضائع نہ کریں۔

(۴) مکرم صدر صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلہ منڈی ربوہ کا نام "رحمت بازار" تجویز فرمایا ہے۔ اہل ربوہ آئندہ غلہ منڈی کو اسی نام سے یاد فرمائیں۔

(۵) جماعت احمدیہ کے لندن مشن کے زیر اہتمام ۱۸ ماہ ہجرت ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۱۸ مئی ۱۹۶۸ء) جماعت احمدیہ انگلستان نے ملک بھر میں دوسرا یوم التبلیغ منایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ انگلستان بھر میں ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات ٹریکٹ اور دیگر اسلامی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بڑے سائز کے جاذب نظر کتبوں اور بورڈوں پر محاسن اسلام لکھ کر بڑے بڑے شہروں کے اہم مقامات پر ان کی نمائش کی گئی۔ انگلستان کے مشہور اخبار "ٹائمز" نے یوم تبلیغ کے متعلق تفصیلی خبر شائع کی۔ اسی دن ایک انگریز نوجوان حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کی یہ اجتماعی مساعی بہت موثر ثابت ہو رہی ہیں اور ان کے نتیجہ میں اسلام سے اہل انگلستان کو دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

## درخواست دعا

خاکسار کی بچی امۃ الشافی عمر ساڑھے سات سال جو گزشتہ چھ سات ماہ سے دماغ میں رسولی کی وجہ سے بیمار تھی مورخہ ۲۲ ہجرت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۲ مئی ۱۹۶۸ء اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صبر کی توفیق دے کر اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ بچی ربوہ میں فوت ہوئی جنازہ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے پڑھایا اور بچوں کے قبرستان میں تدفین کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے قبر پر دعا کرائی۔ (محمد نصیب عارف [illegible])

## جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

### امسال مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۴۷ ہش کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۴۷ ہش بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء) منعقد ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر اصلاح و ارشاد

## مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس آج مورخہ ۲۵ ہجرت (مئی) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل علمی تقاریر ہوں گی

۱۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپور (عربی زبان ام الالسنہ ہے)

۲۔ محترم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ (حدیث ان لمھدینا آیتین۔ کا ظہور)

۳۔ محترم جناب چوہدری عبدالرحمن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ (الہام "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی" (تذکرہ ص ۵۸۹))

اجلاس میں حضور ایدہ اللہ بھی تشریف فرما ہوں گے۔ اور سامعین کو حضور کے ارشادات سننے کا بھی موقع ملے گا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ابوالعطاء جالندھری)

## اعلان داخلہ طبیہ کالج جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹم آف میڈیسن نے ربوہ میں طبیہ کالج منظور کیا ہے کلاسیں انشاء اللہ العزیز ماہ ستمبر میں جاری ہو جائیں گی۔ وہ طالب علم جو طب پڑھنے کے شائق ہوں وہ فوری طور پر اپنی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کے نام بھجوا دیں معیار داخلہ میٹرک پاس یا فاضل علوم شرقیہ ہوگا۔
مکمل معلومات کے لئے دفتر جامعہ احمدیہ ربوہ کو لکھیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

## اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم عبدالسبحان عادل ایم ایس سی (آنرز) آف ویسٹ ریجنل لیبارٹریز لاہور کا نکاح عزیزہ بشریٰ پروین بنت مکرم ڈاکٹر ظہور الحسن مرحوم آف لاہور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۱۷ ہجرت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے بابرکت کرے آمین (چوہدری عبدالرحمن نصرت آرٹ پریس ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵